REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ○ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION. No. P/GDF-23.

جلد ۴۰ — شمارہ ۲۹

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ /۷۵ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
۱۰ پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۵ محرم الحرام ۱۴۱۲ ہجری — ۱۸ وفاء ۱۳۷۰ ہش — ۱۸ جولائی ۱۹۹۱ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ
احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

(حضرت) "عیسیٰ (ع) صلیب پر فوت نہیں ہوئے"

ملکہ برطانیہ کے سابق معالج کا سنسنی خیز بیان اور چرچ کا اظہار ناراضگی!

سے آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ؛ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
(مسیح موعودؑ)

مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ راپریل ۱۹۹۱ء کو مومنوں کے دلوں کو تقویت دینے والا اور ایمانوں میں اضافہ کرنے والا واقعہ رونما ہوا۔ اس روز برطانیہ کے قریباً سب اخبارات نے (اور بعض اخبارات نے صفحۂ اول پر شہ سرخیوں میں) ملکۂ برطانیہ کے ایک سابق طبیب کے بیان کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا جس نے قرآن مجید کے بیان پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اب دانشمندانِ مغرب اور احرارِ یورپ اس عظیم صداقت کو قبول کرنے کی طرف آرہے ہیں۔ اور بعض نے تو اس کے کھلم کھلا اعتراف کی سعادت بھی حاصل کرلی ہے۔ یہ وہی صداقت ہے جس کا قرآن مجید نے سب سے پہلے اعلان کیا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنی متعدد تصانیف میں واشگاف الفاظ میں تذکرہ فرمایا۔ نیز یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ بہت جلد دنیا میں اس حقیقت کا اعتراف کیا جائے گا اور اس مؤقف کی تائید میں ہر طرف سے آوازیں بلند ہوں گی۔ ۲۷ راپریل ۱۹۹۱ء کے اخبارات اس بات پر گواہ ہیں کہ یہ منزل قریب تر آرہی ہے۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو فرمایا تھا اس کے ظہور کی ایک ایمان افروز جھلک آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

سے آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ، مَیں کرتا ہوں اس کا انتظار

اللہ تعالیٰ اس پیشگوئی کے کامل ظہور کا انتہائی ایمان افروز نظارہ بھی اپنے فضل سے جلد دکھائے۔ آمین
متعلقہ اخباروں کے اردو تراجم قارئینِ بدر کے ازدیادِ علم و ضیافتِ طبع کے لئے ذیل میں شائع کئے جارہے ہیں:-

اخبار ٹوڈے "TO DAY"

لکھتا ہے:-
ملکہ برطانیہ کے ایک سابق ڈاکٹر نے دعویٰ کیا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے اتارا گیا تو وہ ابھی زندہ تھے۔ ڈاکٹر ٹریور لائیڈ ڈیویز کا کہنا ہے کہ وہ صلیب پر صرف بے ہوش ہوئے تھے اور پھر ان کو دوبارہ ہوش میں لایا گیا۔

انتہائی غصے میں آئے ہوئے چرچ لیڈرز نے کل رات ان کے دعوے کی سخت مذمت کی کہ مریم میگدلینی اور ان کے حواریوں نے سخت دباؤ کے ماتحت حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ جی اٹھنے کی کہانی گھڑی تھی۔

ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی صلیب دیئے جانے کی شہادت اس بات کی طرف واضح اشارہ کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر صرف چھ گھنٹے رہے جبکہ صلیب پر موت واقع ہونے کے لئے تین یا چار دن تک صلیب پر رکھا جانا ضروری ہوتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ہوا یہ کہ وہ بے ہوش ہوگئے تھے اور ان کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد ایک ٹھنڈی جگہ پر رکھنے سے جیسا کہ ان کے لواحقین نے کیا ان کو دوبارہ ہوش میں لایا گیا ہوگا۔

اور ایک دفعہ جب ان کے زخم مندمل ہوگئے ہوں گے تو پھر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آسکتی کہ کیوں وہ مزید کئی سال تک زندہ نہ رہے ہوں۔

ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز نے ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۱ء تک ملکہ کے اعزازی معالج رہے ہیں اپنی اس متنازعہ تھیوری کو ملک کے ایک مایہ ناز طبی رسالے میں پیش کیا ہے۔

اس سنسنی خیز دعویٰ پر چرچ کے لیڈروں نے سخت حملے کئے ہیں۔

ریورینڈ رچرڈ تھامس جو کہ بشپ آف آکسفورڈ کے نمائندہ ہیں، نے کہا کہ بیشمار عیسائیوں کو یہ بات سخت ناگوار گزرے گی۔

انہوں نے کہا کہ یہ بات ہم پہلے بھی کئی دوسرے لوگوں سے سن چکے ہیں لیکن اب اس کو طبی نقطۂ نگاہ سے پیش کیا جانا یقیناً اس کو معقول نہیں بنا سکتا۔ یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ جی نہیں اٹھے تھے۔ صرف بائبل کے صحیفوں کو غلط طور پر سمجھنے کی دلیل ہے۔

کیتھولک فرقہ کے ایک نمائندہ نے کہا "ہمارا چرچ تقریباً دو ہزار سال سے قائم ہے اور ہمارے عقائد کو بدلنے کے لئے اس سے زیادہ وقت درکار ہوگا۔"

ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز نے کہا کہ عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ کی وفات کی ایک مبنی بر عقل توجیہ کو قبول کرلینا چاہیئے۔ (آگے صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد صاحب حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ وفا ۱۳۷۰ ہش

اطفال کی تربیت اور امام وقت کا تازہ ارشاد

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ بچوں کی حسنِ تربیت کسی قوم کے سنہرے مستقبل کی علامت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے بچوں کی تربیت ایک ایسا قومی فریضہ ہے جس سے غفلت، کسی قوم کے مستقبل کو تاریک بنا دیتی ہے۔ اگر کسی قوم کو برباد کرنا ہو تو اس کے اُبھرتے ہوئے نونہالوں کو بُری عادتوں میں مبتلا کر دینا کافی ہوتا ہے۔ اور تاریخ سے اس کی کئی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جماعت احمدیہ پر یہ عظیم احسان ہے کہ تعلیم و تربیت اور اعلیٰ قومی اخلاق پیدا کرنے کی خاطر آپ نے جماعت کو مختلف تنظیموں میں تقسیم فرمایا جن میں بڑے چھوٹے، جوان، مرد و عورت، سبھی شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ سبھی ذیلی تنظیمیں اپنے اپنے دائرہ کار میں دینی و دُنیوی تربیت کے اعتبار سے نہایت منظم ہیں اور پھر یہ ساری تنظیمیں نہایت مضبوطی کے ساتھ ایک جماعتی ڈھانچے میں بھی پیوست ہیں۔

اللہ کا خلیفہ جس کے ہاتھ میں مومنین کی اس جماعت کی باگ ڈور ہے، دن رات اس جماعت پر اس چرواہے کی طرح چوکس نظریں رکھتا ہے جو اپنی بھیڑوں کو درندوں سے محفوظ رکھنے کے علاوہ دُوسروں کی ملکیت میں انہیں منہ مارنے سے بھی روکتا ہے اور کسی مقام پر بھی کوئی کمزور پہلو نظر آئے تو فوری اس کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہی وہ نعمت عظمیٰ ہے جو افرادِ جماعت کو حاصل ہے جس کے باعث وہ باوجود کم تعداد کے ہزاروں بلکہ لاکھوں پر بھی حاوی ہو جاتے ہیں اور جس سے آج دُنیا بھر کے دُوسرے لوگ محرومی کا شکار ہیں ۔۔۔!

حال ہی میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اطفال کے متعلق ایک ضروری ارشاد موصول ہوا ہے جو بدر ۲۷/۶/۹۱ میں شائع ہو چکا ہے اس کے مطابق ضروری ہے کہ :-

★ ۔۔۔ بچوں کو باجماعت کا نماز کا عادی بنایا جائے۔
★ ۔۔۔ انہیں نماز ترجمہ کے ساتھ سکھائی جائے۔
★ ۔۔۔ تلاوت قرآن مجید کے صحیح اسلوب سکھائے جائیں۔
★ ۔۔۔ اور بُرے ماحول سے بچوں کو بچایا جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ فرمان اس قدر ضروری اور بروقت ہے کہ نہ صرف مجلس خدام الاحمدیہ کو بلکہ پوری جماعت کو حضور کے اس ارشاد پر فوری عمل کرنا ہوگا۔ اس موقعہ پر جہاں ذیلی تنظیموں کی ذمہ داری ہے، وہاں والدین کی بھی بڑی بھاری ذمہ داری ہے کیونکہ جس رنگ میں والدین اپنے بچے کی تربیت کر سکتے ہیں کوئی اور اس طرح اس فریضہ کو سرانجام نہیں دے سکتا ۔۔۔ لیکن عام طور پر یہ دیکھا یہ جاتا ہے کہ والدین اپنے بچوں کی دُنیوی تربیت تو خود دلچسپی سے کرتے ہیں۔ لیکن جہاں دینی تربیت کا مسئلہ آتا ہے اسے صرف تنظیموں یا مبلغ و معلم صاحب کا فریضہ سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے بچے دُنیوی میدان میں تو آگے آ گئے بھاگتے ہیں مگر دینی اعتبار سے باوجود بڑی عمر کے ہو جانے کے نہ تو صحیح رنگ میں نماز کی ادائیگی کر سکتے ہیں اور نہ ہی قرآن مجید کی تلاوت۔ اور بجائے اس کے کہ معاشرے کے بداثرات سے اپنے آپ کو بچائیں، اس میٹھے زہر کو خوش ذائقہ سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

پس ضرورت ہے اس امر کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے موجودہ ارشاد کی روشنی میں والدین اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ لیکن اس کے لئے خود والدین کو بھی اپنی اولاد کے سامنے نیک نمونہ پیش کرنا ہوگا۔ قرآن مجید میں ارشادِ ربّانی ہے :- قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ کہ اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی آگ کے عذاب سے بچاؤ۔ وہ آگ جو قیامت کے دن بھی جلن کا عذاب دیتی ہے اور وہ آگ جو بعض دفعہ اس دُنیا میں بھی بے چینی، بے قراری، تڑپ اور جلن کی شکل میں غیر تربیت یافتہ اولاد کی طرف سے والدین کو اُن کے بڑھاپے میں نصیب ہوتی ہے۔

آج ہم کو اور ہماری نسلوں کو روحانی زندگی عطا کرنے کے لئے امام وقت نے آواز دی ہے اور حکم خداوندی ہے کہ خدا کا رسول یا اس کا نائب جب روحانی زندگی بخشنے کے لئے مومنین کو بلائے تو فوری اس کی آواز پر لبیک کہنا چاہیئے۔ ارشادِ ربانی ہے :-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ (الانفال : ۲۵)

ترجمہ :- اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو جب کہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔

پس آیئے امام وقت کے اس ارشاد پر دل و جان سے لبیک کہیئے ۔۔۔!

(منیر احمد خادم قائم مقام ایڈیٹر)

جھوٹ کی روٹی

پندرہ روزہ "آئینہ دارالسلام" دیوبند کا یکم ذی الحجہ ۱۴۱۱ ہجری (مطابق ۱۵ جون ۱۹۹۱ء) کا شمارہ نظر سے گزرا۔ اخبار میں "قادیانیت سے تائب" کوئی شعیب الرحمٰن صاحب کا بیان ایک مضمون نگار کی وضاحت کے ساتھ درج ہے۔ اگرچہ ہمیں مضمون کی آخری قسط ملی ہے اور گزشتہ اقساط کے متعلق علم نہیں کہ کیا کچھ لکھا گیا ہے، لیکن مضمون کی یہ آخری قسط تو تمام تر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جس نے "دارالسلام" کا صحیح "آئینہ" پیش کیا ہے۔

شعیب الرحمٰن صاحب کو تو ہم جانتے نہیں اور اگر کوئی شعیب الرحمٰن صاحب احمدیت سے ارتداد بھی اختیار کر گئے ہوں تو اس سے احمدیت کس طرح جھوٹی ثابت ہو گئی۔ کیا کسی مسلمان کے خواہ وہ آگرہ کی شاہی مسجد کا امام ہی رہا ہو، عیسائی ہو جانے سے اسلام جھوٹا ثابت ہو سکتا ہے ۔۔۔!؟

جہاں تک مضمون میں مضمون نگار کی دیگر کذب بیانیوں کا تعلق ہے، تو اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ آپ لوگ احمدیت (یعنی حقیقی اسلام) سے حسد، جلن اور بغض کے نتیجہ میں جس قدر جھوٹ بولنا ہے بولتے چلے جائیں اس طرح جھوٹ بولنے سے نہ تو ہمارا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے علاوہ کوئی اور کلمہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی حج مکہ معظمہ کو چھوڑ کر قادیان میں ہونا ثابت ہو سکتا ہے اور نہ ہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام شرعی نبی قرار پا سکیں گے۔ انشاء اللہ ارکانِ اسلام پر ہمیشہ ہمارا عمل ہے اور رہے گا (باقی ص۸ پر)

آخری قسط

خلافت

مختصر تاریخ سو سالہ اختلاف - خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نائب ناظم وقف جدید قادیان

تسلسل کیلئے دیکھیں بدر ۲۳ رمئی ۱۹۹۱ء

تین بڑی قوموں کیلئے آپ کی صداقت کے نشانات

مسلمان - عیسائی اور ہندو سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مقابلہ میں اُترے ہوئے تھے۔ اور آپ سے آپ کے دعویٰ کی سچائی کے بارہ میں نشان کے طالب تھے۔ آپ نے تھوڑے فرق کے ساتھ اُن تینوں کے متعلق الگ الگ پیشگوئیاں فرمائیں۔ اور انہیں ان کے نشان ٹھہرایا۔

۱۔ مسلمانوں کے تعلق سے پیشگوئی کے طالب آپ کے جدی رشتہ داروں میں سے مرزا احمد بیگ صاحب تھے۔ جو سخت دنیا دار اور دین سے سخت غافل تھے۔ اُن کے تعلق سے آپ نے مشروط پیشگوئی فرمائی۔ کہ حضور سے تعلق رشتہ قائم کرنے کی صورت میں خدا تعالیٰ کی امان میں آسکتے ہیں۔ تکذیب کی صورت میں اُن کی اور اُن کے داماد کی موت کی میعاد ۳ سال اور ۲½ سال علی الترتیب بیان فرمائی۔ اور فرمایا کہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ مگر کئی بھونکنے والے کتے رہ جائیں گے۔ اوّل الذکر تکذیب کے مرتکب ہو کر موت کی سزا پا گئے۔ مگر داماد تائب ہو کر سزا سے بچ گئے۔ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

دوسری پیشگوئی [illegible] جو عبداللہ آتھم کے بارہ میں تھی۔ اس کے ساتھ حضور کا اسلام اور عیسائیت پر ۱۵ روز امرتسر میں مناظرہ ہوا۔ جس میں اس نے ضد۔ ہٹ دھرمی اور استہزاء کا طریق اختیار کیا۔ آپ نے آخری پرچہ میں تحریر فرمایا کہ اُس کے سچے خدا کو چھوڑ کر ایک انسان کو خدا بنانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہونے کی بناء پر خدا سے علم پا کر پیشگوئی کی۔ اور فرمایا کہ اگر یہ ان امور کے بارہ میں حق کی طرف رجوع نہ کرے گا تو پندرہ ماہ کے اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ پیشگوئی سن کر آتھم خوفزدہ ہوا اور ابتداء میں اس نے رجوع بھی کیا۔ مگر قوم کے دباؤ سے اُس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ اسی بناء پر کچھ عرصہ تک سزا سے بچا رہا۔ پیشگوئی کی تکذیب ہوتے دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آتھم قسم کھائے کہ اُس نے رجوع نہیں کیا تو میں اُسے ... روپے انعام دوں گا۔ مگر وہ تیار نہ ہوا۔ آخر حق پر پردہ ڈالنے کی بناء پر میعاد کے اندر اس جہان سے کوچ کر گیا۔ اور پیشگوئی آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔

تیسری پیشگوئی: - جو تیسری قوم کے نمائندے کے بارہ میں تھی جو اسلام کا دشمن اور آنحضرت صلعم کے خلاف نشتر کی طرح زبان درازی کرتا تھا۔ حضور سے نشان نمائی کا طلبگار ہوا۔ حضورؑ نے بعد دعا اُس کے انجام کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی جو پُرشوکت انداز سے پوری ہوئی۔ غرض ان نشانوں سے خدا تعالیٰ نے ان قوموں کے انجام کی صورت حال بھی ظاہر فرما دی۔

طاعون کا نشان

تکذیب انبیاء کی بناء پر عذابوں کا آنا خدا کے فرمان "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا" (بنی اسرائیل) [illegible] سنہ ۱۸۹۸ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو پنجاب میں طاعون پھیلنے کی خبر دی۔ اور اس نشان کو خدا تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں اور انکار کرنے والوں میں ذریعہ امتیاز قرار دیا۔ آپ کو بتایا گیا کہ آپ اس سے محفوظ رہیں گے۔ جو آپ کے گھر اور اس کی چار دیواری میں رہتا ہے اور آپ کی سچی پیروی کرے گا۔ وہ سب بچائے جائیں گے۔ قادیان میں بربادی انگیز طاعون نہیں آئے گی۔ جماعت کے افراد جماعت سے باہر لوگوں کی نسبت محفوظ رہیں گے۔ آپ نے اپنے تمام مخالفین کو اس کے بالمقابل نشان پیش کرنے کے لئے ابھارا۔ لیکن کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔ طاعون نے قیامت برپا کی۔ تمام مذکورہ بالا شرائط اور تحفظات کے پورے التزام سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

زلازل کا نشان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا **عفت الدیار محلها و مقامها** یعنی ایسی تباہی آنے والی ہے جس میں سکونت کی تمام عارضی جگہیں اور مستقل جگہیں دونوں مٹ جائیں گی۔ اور ایک الہام میں بتایا گیا "دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے اور موتا موتی لگ رہی ہے"۔ کانگڑہ کے زلزلہ سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اس سے ایسی تباہی ہوئی جو قیامت کا نمونہ تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے حسب وعدہ ساری جماعت کو محفوظ رکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جنگ عظیم اور زار روس کی تباہی کے بارہ میں آپکی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مقدمات اور آپکی فتح

(۱) ۱۸۹۷ء میں پادری مارٹن کلارک نے آپ کے خلاف اقدام قتل کا مقدمہ دائر کیا۔ اس مقدمہ میں پادریوں نے عبدالحمید نامی ایک شخص کو اقبالی مجرم کے طور پر سکھا پڑھا کر کھڑا کیا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی بھی اُس کا حضور کی دشمنی کے نتیجے میں مددگار بن کر بطور گواہ پیش ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اس مقدمہ میں پہلے سے کامیابی کی بشارت دی ہوئی تھی۔ چنانچہ عبدالحمید کی حرکات سے جج کو شبہ ہوا کہ یہ مقدمہ تو سازش معلوم ہوتا ہے۔ اُس نے عبدالحمید کو پادریوں کے شکنجہ سے نکلوا کر چھان بین کروائی۔ اور عبدالحمید نے صاف اقرار کر لیا کہ اُس نے پادریوں کے دباؤ کی وجہ سے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اس پر حضور باعزت بری کئے گئے۔ اور سب سازشی ناکام و نامراد ہوئے۔ **کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی** کی شہادت نے جلوہ نمائی کی۔

(۲) اس کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بٹالہ میں مقدمہ دائر کیا کہ مجھے مرزا صاحب سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اس کی پشت پناہی پیر محمد بخش تھانیدار تھا جو حضور کا سخت مخالف تھا۔ اس نے تعلّی کی کہ اب تک تو مرزا بچ جاتا رہا ہے اب وہ میرے ہاتھ دیکھے گا۔ کسی نے یہ بات حضور کی خدمت میں پہنچا دی۔ آپ نے فرمایا اس کا اپنا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس مقدمہ میں تائید خداوندی سے حضور بری کئے گئے۔ محمد بخش تھانیدار کے ہاتھ پر زہریلا پھوڑا نکلا جس نے اُسے بے چین و بے قرار کر دیا۔ وہ اسی تکلیف سے کراہتا ہوا اس جہان سے رخصت ہو گیا۔

(۳) آپکے چچا زاد بھائیوں نے [illegible] سینہ زوری سے عین راستہ پر دیوار کھینچ دی اور بند کر دیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان خانہ آپکے گھر اور مسجد کو ملاتا تھا۔ آپ کو ناچار عدالت میں چارہ جوئی کرنی پڑی۔ لمبے مقدمہ کے بعد خدا تعالیٰ نے حسب بشارت آپکو فتح عطا فرمائی۔

(۴) سنہ ۱۹۰۳ء میں کرم دین ساکن بھیں نے جہلم میں حضور کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا۔ یہ مقدمہ اُس کے خط کو اخبار الحکم میں شائع کرا دینے کی بناء پر تھا۔ جو اُس نے پیر گولڑوی کے کسی کی کتاب کے علمی سرقہ کرنے کے بارہ میں حضور کی خدمت میں اطلاعاً لکھا تھا۔ اُس نے یہ اظہار دیا کہ اُس نے یہ بات یونہی [illegible] لکھی تھی۔ ورنہ پیر گولڑوی صاحب نے کسی کتابی مضمون کا سرقہ نہیں کیا۔ حضورؑ نے کرم دین کی اس کذب بیانی کا ذکر اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں کر دیا۔ جو اُن دنوں زیر تصنیف تھی کہ یہ شخص کذاب اور لئیم ہے۔ اُس کے دائر کردہ مقدمہ کے دفاع میں ایک مقدمہ ایڈیٹر الحکم نے بھی کرم دین پر کر دیا۔ اس مقدمہ میں مولوی کرم دین کو ۵۰/- روپے جرمانہ کی سزا ملی۔ بعد میں یہ مقدمہ منتقل ہو کر گورداسپور میں آ گیا۔ حضورؑ کو خدا تعالیٰ نے بتایا کہ اس مقدمہ کے بارہ میں اس عدالت میں سزا ہو جائے گی۔ مگر عدالت اپیل میں بریت ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ عدالت اپیل میں حضور بری کئے گئے اور جرمانہ واپس کیا گیا۔ مگر کرم دین کا جرمانہ [illegible]۔ اُس کے جھوٹ اور کمینگی پر [illegible] مہر تصدیق ثبت ہو گئی۔

سرزمین کابل میں دو دردناک شہادتیں

براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۱ حاشیہ پر عظیم شہادتوں کی پیشگوئی تھی جس کا ظہور سرزمین کابل میں ہوا۔ ان میں ایک شہید حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحبؓ تھے جو سرزمین کابل میں پیشوا تھے (تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۴۳۲) اور دوسرے اُن کے شاگرد حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب۔ ان دونوں نے اپنے صدق کے ثبوت کا بہترین نمونہ دکھایا اور کمال فدائیت سے جام شہادت نوش کر کے حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

جان الیگزینڈر ڈوئی کی موت اور پگٹ کی نامرادی دو عالمی نشانات

اول الذکر مدعی نبوت عیسائی جو امریکہ میں بڑی شہرت رکھتا تھا۔ اور ثانی الذکر پادری خدائی کا دعویدار جو یورپ میں بڑی شہرت کا مالک تھا۔ ان دونوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیغام حق پہنچایا۔ ان کے متکبرانہ رویہ کی بناء پر اول الذکر کو دعوت مباہلہ اور دوسرے کو اس کے دعوے خدائی کی جسارت پر تنبیہ فرمائی۔ اس روحانی مقابلہ کی امریکہ۔ یورپ بلکہ متعدد ممالک میں خوب تشہیر ہوئی۔ ڈوئی حسب پیشگوئی ہلاک ہوا۔ اور پگٹ ناکام و نامراد رہ کر اپنی سزا کو پہنچا۔ ان دو عالمی نشانوں کے ظہور سے دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی خوب تشہیر ہوئی۔ ان حقائق کو پیش کرتے ہوئے یہ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور کے صرف چند واقعات کو نہایت ہی مختصر الفاظ میں بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کیا ہے۔ نبی تو مجسم رحمت ہوتا ہے۔ اسے کسی انسان سے خواہ وہ کیسا ہی دشمن ہو عداوت نہیں ہوتی بلکہ وہ سب کا دل سے خیر خواہ ہوتا ہے لیکن اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے وہ ان اصولوں کا مخالف ہوتا ہے جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے فرض منصبی کو احسن طور پر ادا کرتے ہوئے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کی مصداق جماعت تیار کی۔ جس کے بعد اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ الی یوم الدین۔

دور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض (۱۹۰۸ء تا ۱۹۱۴ء)

آپ کی وفات کے بعد جماعت نے متفقہ طور پر حضرت مولوی نور الدین صاحب کو بطور خلیفۃ المسیح اول منتخب کیا۔ آپ کے چھ سالہ دور خلافت میں جماعت کو بیرونی مخالفت کا سامنا رہا۔ اندرونی بیرونی متعدد فتنے اٹھے۔ مخالفین احمدیت کا فتنہ۔ انکار خلافت کا فتنہ۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان طوفانوں میں جماعت احمدیہ آپ کی قیادت میں روز بروز ترقی کرتی چلی گئی۔ اور یہ فتنے نظام خلافت کو اپنی آہنی زنجیروں سے متزلزل کرنے میں یکسر ناکام رہے۔ اور یہ ثابت کہ خلافت صدیقی کا روح پرور نظارہ ۱۳۰۰ سال کے بعد پھر سے آنکھوں کے سامنے آگیا۔ حتیٰ کہ بعض اندرونی مخالف بھی پکار اٹھے کہ ہم نے حضرت ابوبکر رض کو نور الدین رض کی شکل میں دیکھ لیا ہے۔ آپ کا یہ کارنامہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ آپ نے جملہ مسائل متنازعہ مثلاً نبوت مسیح موعود، مسئلہ خلافت، مسئلہ کفر و اسلام، پیشگوئی اسمہ احمد کا مصداق، غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا۔ ان کے جنازہ وغیرہ کے سلسلہ میں ناطق فیصلے کئے۔ اور جماعت ہمیشہ کے لئے مستحکم بنیادوں پر قائم ہو گئی۔

آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو جماعت نے خلیفہ ثانی منتخب کیا۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت (۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء)

آپ کی عظمت تو آپ کی پیدائش سے قبل ہی شروع ہو گئی تھی۔ حالانکہ پیشگوئی میں واضح طور پر میعاد بھی مقرر تھی۔ اس ضمن میں مخالفانہ شور و غوغا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحدی سے فرمایا تھا کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر یہ پیشگوئی نہ ٹلے گی۔ بعض مذہبی لیڈروں نے تو مخالفانہ و معاندانہ پیشگوئیاں بھی اس کے خلاف کر رکھی تھیں مگر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے یہ ظاہر کر دیا کہ یہ وہ وجود ہے جس کے مقابلہ میں کسی مخالف کی خواہ وہ اکیلا ہو یا سارا جہاں اس کے ساتھ ہو کچھ پیش نہ چل سکے گی۔ یہ عام خلافت نہ تھی بلکہ موعود خلافت تھی جس کے بارہ میں پہلے صحیفوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور علمائے اُمت کی بشارتوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی ولادت سے قبل [illegible]۔ عظیم الشان اور صاحب کمالات فرزند کے تولد کی خدا تعالیٰ سے علم پا کر پیشگوئی فرمائی تھی۔ آپ میں یہ تمام اوصاف جلیلہ آپ کی ۵۲ سالہ خلافت میں پوری عظمت اور شان کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ ازاں جملہ ایک خصوصیت آپ کی لفظ مصلح موعود سے بیان کی گئی تھی

یعنی آپ کے زمانہ میں تمام اندرونی بیرونی فتنوں کی اصلاح آپ کے ذریعہ مقدر ہے۔ فتنہ غیر مبائعین جو خلافت اولیٰ میں شروع ہوا۔ آپ کے دورِ خلافت میں ان منکرین خلافت سے زبردست مقابلہ ہوا۔ ان سے چپہ چپہ بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ پر مقابلہ کرتے ہوئے چند ماہ میں ہی آپ کے ماننے والے غالب آگئے۔ اس کے بعد مستریوں اور مصریوں کے فتنے یکے بعد دیگرے نمودار ہوئے جنہیں خدا نے آپ کی بروقت توجہ اور کارروائی سے مٹا دیا۔ اور فتنہ پردازوں نے اپنے اعمال کی پاداش سے حصہ لیا۔ ان کے بعد احرار کا فتنہ اُٹھا جس کی پشت پر غیر قوم اور انگریز بھی تھے۔ یہ احمدیت کو تباہ کرنے کے دعویدار تھے۔ ان کی مخالفت کے عروج کے دنوں میں حضور نے اپنی فتح اور ان کی ناکامی کی بشارت سنائی۔ حضور نے فرمایا میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے دیکھتے دیکھتے دنیا کو یہی حشر دکھایا۔ اور احمدیت کے سلسلہ پر کاری وار۔ اس خوفناک مخالفت میں تحریک جدید کی سکیم شروع فرمائی جس کے ذریعہ ۵۹ ممالک میں احمدیت کے مراکز قائم فرمائے۔ پھر تقسیم ملک کے وقت ملک پر قیامت برپا تھی۔ ایسی حالت میں حضور ہجرت فرما کر پاکستان تشریف لے گئے جہاں پر اسلام کے چوتھے مرکز "ربوہ" کا قیام عمل میں آیا۔ جہاں سے پوری دنیا میں تبلیغ کو آپ نے منظم بنایا۔ ۱۹۵۳ء میں اسلام کے بعض فرقوں نے جماعت کے خلاف متحدہ محاذ قائم کر کے جماعت کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اس فتنے نے تو گویا پچھلے تمام فتنوں کو مات کر دیا۔ مخالف مولویوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ایک ایک احمدی کو چن چن کر مٹا دیں گے۔ اور ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو اسی پروگرام کا دن بھی مقرر کیا تھا۔ حضور نے اس موقعہ پر جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں۔ اور ساتھ ہی جماعت کو تسلی دی کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ میری مدد کے لئے وہ دوڑتا چلا آتا ہے۔ اس فتنہ فساد کو خدا تعالیٰ نے فوج کی بروقت کارروائی کے ذریعہ [illegible] مٹا دیا۔ ان ایام میں لاہور میں ۵ افراد شہید ہوئے۔ یہ لوگ بھی چونکہ گھروں کو جاتے ہوئے مخالفین میں گھر گئے تھے۔ اس لئے بچ نہ سکے۔ ورنہ حضور کے ارشاد پر گھروں سے باہر نہ نکلنے والوں کو خدا تعالیٰ نے ہر طرح محفوظ رکھا۔ اس کے بعد انکار خلافت کا اندرونی فتنہ نمودار ہوا جس کے سدباب کے لئے حضور نے خلافت حقہ اسلامیہ۔ نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر جیسی تقاریر سے اس فتنہ کا بھی سدباب فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی انتخاب خلافت کا دستور مرتب فرمایا۔ جو بعد کی خلافتوں کے لئے نہایت کارگر ثابت ہوا۔ حضرت مصلح موعود رض نے جماعت کی صحابہ رض کی تنظیم کے مطابق تنظیم قائم فرمائی۔ اور آئندہ ذمہ واریوں سے عہدہ برآ ہونے کے سلسلہ میں ذیلی تنظیموں کا سلسلہ شروع فرما کر جماعت کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بجالانے والا مستقل نظام قائم فرما دیا۔ ایک موقع پر پنجاب کے گورنر نے بھی آپ پر تقاریر و خطبات کے ضمن میں بے جا پابندی کے احکامات جاری کر کے ضلع کے افسر کے ذریعہ اپنا حکم پابندی حضور کی خدمت میں بھجوایا۔ حضور نے جواباً اسی افسر کے ذریعہ گورنر پنجاب کو پیغام بھجوایا کہ وہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ میری گردن ان کے ہاتھ میں ہے تو یہ غلط ہے۔ ایسے نہیں بلکہ اس گورنر کی گردن جس نے یہ توہین آمیز حکم بھجوایا ہے میرے خدا کے ہاتھ میں ہے دیکھو ناواقفی اگر گورنر نے تو اس وقت نخوت پن "اکثر از فرعون نیست" کا مظاہرہ کیا لیکن اسے پتہ نہیں تھا کہ ہر فرعونے را موسیٰ کا محاورہ اس پر صادق آئے گا۔ حضور نے جو قرآن مجید کے حقائق کو ظاہر کرنے والی تفاسیر و بے شمار علوم حقائق و معارف و مسائل پر مشتمل لٹریچر یادگار چھوڑا ہے جو دنیا میں اس قدر مقبول و کامیاب ثابت ہوا ہے کہ اس کی اشاعت کے بعد مسئلہ توحید۔ ختم نبوت۔ شراب۔ جوا۔ مسئلہ تعدد ازدواج۔ مسئلہ سود۔ مسئلہ طلاق و خلع۔ وفات مسیح۔ مسائل نبوت و خلافت بلکہ عقائد احمدیہ جیسے اہم اختلافی مسائل میں جماعت کو کھلی فتح حاصل ہوئی ہے حضور کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی۔ آپ کی وفات کے بعد خلافت ثالثہ کا دور شروع ہوا۔

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۰ پر)

اڑیسہ میں مجالس انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع

سابق وزیر اعلیٰ کی شرکت اور قرآن مجید اڑیہ ترجمہ کا تحفہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال نواں اڑیسہ انصار اللہ اجتماع ۱۱، ۱۲ مئی بروز سنیچر و اتوار کرڈاپلی میں منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

۱۰ مئی کو جمعہ تھا۔ اس لئے دور دراز علاقوں کے مہمان جمعہ سے قبل کرڈاپلی پہنچ گئے۔ اور پھر شام تک دیگر مجالس سے کثرت سے مہمان تشریف لے آئے۔ اور کٹک اور سورو کے حالات مسموم ہونے کے باوجود وہاں سے بھی ممبران جماعت نے اس اجتماع میں حصہ لیا۔ کرڈاپلی کے لوگ چونکہ بہر طور خدمت کرتے ہیں۔ ان میں سے بھی بہت سے لوگ تشریف لے آئے۔

نماز تہجد اور درس

۱۱ مئی کی رات کو مکرم فضل الرحمٰن خان چودھری نے نماز تہجد باجماعت پڑھائی۔ اور دوسرے روز مکرم شمس الحق خان معلم وقف جدید نے پڑھائی۔ اسی طرح ۱۱ کی نماز فجر مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب نے پڑھائی۔ اور درس دیا۔ دوسرے دن مکرم شمس الحق خان معلم نے درس دیا۔

سابق وزیر اعلیٰ جانکی بلب پٹنائک کی تشریف آوری، قرآن مجید اڑیہ اور تعارفی لٹریچر کی پیشکش!

پروگرام کے مطابق ۱۲ بجے سابق وزیر اعلیٰ اڑیسہ مسٹر جانکی پٹنائک M.P. مکرم سیباش مہانتی M.P. اور دیگر اعلیٰ حکام کرڈاپلی تشریف لائے۔

مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سابق وزیر اعلیٰ نے تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے شکریہ ادا کیا۔ اور قرآن مجید اڑیہ و تعارفی لٹریچر کا تحفہ دیا۔ جو تعظیم کے ساتھ وزیر صاحب نے قبول کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے اس کام کو سراہا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ۱۹۷۷ء میں جو جلسہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی صدارت میں بھوبنیشور میں منعقد ہوا تھا۔ اس وقت مکرم جانکی صاحب بلب پٹنائک وزیر اعلیٰ اڑیسہ تھے۔ آپ جلسہ میں تشریف لائے۔ اور دو اڑھائی گھنٹہ بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ اور موصوف نے اپنی تقریر میں کہا کہ قرآن مجید جب اڑیہ زبان میں چھپ جائے تو ہماری تمام لائبریریوں میں قرآن مجید رکھوانے کے لئے کوشش کی جائے گی۔ اور ہمارے تمام سکالروں کو چاہئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں کا ترجمہ کریں۔ اور اُسے مطالعہ کریں۔ اور پھیلائیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

پہلا اجلاس

آج ٹھیک ۱۰ بجے مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت کرڈاپلی کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم شیخ مہتاب صاحب ناظم کرڈاپلی نے کی۔ اور رکن الدین خان معلم نے نظم پڑھی۔

اس کے بعد صدر اجلاس نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کی۔ مکرم شیخ مہتاب صاحب ناظم کرڈاپلی نے عہد دہرایا۔ صدر اجلاس نے افتتاحی تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے افتتاحی دعا کرائی۔

دوسرا اجلاس

اس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ اس اجلاس کی صدارت خاکسار شیخ ابراہیم ناظم اڑیسہ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد تلاوت قرآن مجید، اڑیہ نظم اور اردو نظم کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ خدا کے فضل سے تمام مقابلہ جات میں انصار نے کثرت سے حصہ لیا اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے۔

کھانے اور فراغت کے بعد نماز ظہر و عصر پڑھی گئی۔ اس کے بعد سورو اور کٹک سے آئے ہوئے مہمانوں میں سے بعض نے وہاں کے حالات سنائے۔ اور احمدیوں کے نقصانات کا ذکر کیا۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ نے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے دعا کی تحریک کی۔

تیسرا اجلاس

ٹھیک ۴ بجے مکرم سید عبد السلام صاحب صدر جماعت کٹک کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں کثرت سے انصار نے حصہ لیا۔ اور بڑی تیاری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اس کے بعد کوئز ٹیسٹ اور بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔

ورزشی پروگرام

صبح ۸ بجے انصار اللہ کے ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ مکرم مجسٹریٹ ریاض صاحب بی ڈی او اور مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ نے انصار کو بہت سے دلچسپ کھیل کروائے۔ آخر میں رسہ کشی کا مقابلہ ہوا۔ یہ سارے مقابلہ جات بہت ہی دلچسپ رہے۔ جو انصار کے سامنے جوان بوڑھے اور بچے اور پردہ کی رعایت سے عورتیں بھی دیکھ کر لطف اندوز ہوتے رہے۔

مجلس شوریٰ

صوبائی تنظیم کی غرض سے مرتب ۱۱ مئی کو تمام صدر صاحبان کی مجلس عاملہ منعقد ہوئی۔ کرڈاپلی اجتماع کے موقع پر دوسری مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔

امیر صوبائی نے رپورٹ پڑھ کر کارروائی شروع کی۔ بہت سی اہم باتوں پر بحث ہوئی۔

چھٹا اجلاس

شام کے ۵ بجے خاکسار شیخ ابراہیم کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب اور خاکسار نے انصار سے خطاب کیا۔

تبلیغی جلسہ

اس اجلاس میں جناب رمیندر پرتاپ سوئیں Ramedra Pratap Swain ایم ایل اے اور دیگر اخبار کے نمائندے تشریف لے آئے۔ اس اجلاس میں کثرت سے ہندو احباب بھی شریک ہوئے۔ اس میں اڑیہ زبان میں تقاریر ہوئیں۔ ماسٹر شیخ مشتاق احمد صاحب، مکرم احسان الحق خان صاحب اور مکرم شمس الحق خان صاحب معلم نے تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں مکرم ممبر اسمبلی اور مسٹر پی ڈی او ریٹائرڈ نے تقاریر کیں۔ مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت نے اس کے بعد تقریر کی۔ پھر مکرم ایم ایل اے صاحب نے تقریر کی۔ اور خوشی کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی کارروائی کو سراہا۔

قرآن مجید کا تحفہ

مکرم ایم ایل اے صاحب کو مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے اڑیہ قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔ ٹی وی والوں نے بھی اس پروگرام کو کوریج دی۔ اور جلسہ کی کارروائی، مسجد، منارہ اور گاؤں کا فوٹو لیا۔ اور ۱۴ مئی کے شام ۵ بجے ریڈیو پر جلسہ کی کارروائی سنائی گئی۔ آخری جلسہ میں جلسہ گاہ خدا کے فضل سے بھرا ہوا تھا۔

بعد ازاں مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ایم ایل اے صاحب اور مکرم سید غلام الدین صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ آمین۔

خاکسار:-
شیخ ابراہیم ناظم اعلیٰ اڑیسہ

انعامی علمی مقالہ

امسال مضمون نویسی کے علمی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے:-

"جلسہ سالانہ کی اہمیت، افادیت اور برکات"

یہ مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ صفحہ کے ایک طرف حاشیہ چھوڑ کر خوشخط لکھا ہو۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر مقرر ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ تیماپور (کرناٹک)

مورخہ ٦ رمئی ۱۹۹۱ء بروز جمعہ رات بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ تیماپور کی طرف سے مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر مسجد احمدیہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ جو مکرم سیٹھ مہرالدین صاحب آف سکندرآباد نے مسجد احمدیہ تیماپور کیلئے تحفہ بھجوایا تھا یہ جلسہ مکرم محمد مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت مکرم عبدالعزیز صاحب استاد کی ہوئی۔ اس کے بعد مکرم شفیق احمد صاحب قائد نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعدہٗ مکرم عبدالعزیز استاد کی تقریر ہوئی۔ نظم مکرم عبدالمجید صاحب قریشی نے سنائی۔ بعدازاں مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس نگران اعلیٰ آندھرا کرناٹک جو اپنے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے سیرت النبیؐ کے مختلف حسین پہلوؤں پر ایک گھنٹہ سے زیادہ خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد دو نظمیں ہوئیں۔ مکرم ناصر احمد صاحب کن گڈی مکرم عنایت الرحمٰن صاحب مختار نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ آخر میں صدر جلسہ نے مختصر مگر مبسوط خطاب فرمایا۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ سے دور دور گھروں میں اور اندھیروں میں بیٹھ کر غیر از جماعت افراد نے بھی استفادہ کیا۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین اثرات پیدا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار سید محمود احمد عجب شیروانی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تیماپور

موضع اٹاوہ ضلع شاہجہانپور (یوپی)

امسال پہلی مرتبہ اٹاوہ میں ۱۲ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ اس گاؤں میں صرف ایک احمدی گھر ہے تاہم جلسہ بہت کامیاب رہا۔ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب ہندو اور مسلمان جلسہ سننے کے لئے تشریف لائے۔ گاؤں کے سب لوگوں کو مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ اس کے علاوہ اودے پور کٹیا سے ایک احمدی قافلہ بیس افراد پر مشتمل وہاں پہنچا۔ نیز بیدیا سے بھی احمدی لوگ آئے تھے۔ لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا معقول انتظام تھا۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے نماز مغرب و عشاء کے بعد باہر سے آنے والے مہمانان کرام کو پہلے کھانا کھلایا پھر ٹھیک ۸ بجے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت مکرم جمیل خاں صاحب بیدیا منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محی الدین صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم اسلم خاں صاحب کٹیا نے نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی۔ بعدہٗ مکرم محمد شریف خاں کٹیا نے نصف گھنٹہ آنحضرت صلعم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ خالد خاں صاحب نے نظم سنائی۔ پھر عزیزم محمد افضل نے اسلامی اخلاق پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم ابن خاں اور اسلم خاں نے نظمیں سنائیں پھر آخر میں خاکسار نے قریباً سوا گھنٹہ سیرت آنحضرت صلعم پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کا بھی تعارف کرایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسولؐ پر روشنی ڈالی۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب اٹاوہ نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ رات ½ ۱۰ بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔ پھر سامعین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گاؤں کے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ اور غور کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(خاکسار محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ شاہجہانپور)

جماعت احمدیہ گنگارام پور (بنگال)

خدا کے خاص فضل وکرم سے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال و آسام کی صدارت میں مورخہ ۲۳/۳ اتوار کے روز جماعت احمدیہ گنگارام پور میں سیرۃ النبیؐ جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں ہندو نیز مقررین نے سیرت النبیؐ کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ [illegible] مکرم [illegible] جعفر صاحب مبلغ انچارج بنگال و آسام۔ مکرم مولوی امان اللہ صاحب معلم وقف جدید، مکرم [illegible] صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم نور محمد صاحب امیر جماعت گنگارام پور۔ خاکسار فاروق احمد بنگالی مبلغ ڈائمنڈ ہاربر۔

تلاوت و نظم کے بعد بچوں کا پروگرام ہوا جس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعدازاں بڑوں کا پروگرام ہوا۔ مقررین کی تقاریر کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب کو جماعت کی طرف سے سپاسنامے پیش کئے گئے۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

(فاروق احمد بنگالی مبلغ سلسلہ ڈائمنڈ ہاربر)

جماعت احمدیہ پلکھوڑی (بنگال)

مورخہ ۵/۳/۹۱ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم ابوالانصار صاحب شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ابوالانصار صاحب خاکسار فاروق احمد مبلغ ڈائمنڈ ہاربر اور مکرم مولوی امان اللہ صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔

تقریری پروگرام کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جو رات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ اس موقعہ پر بعض احباب بیعتیں کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ (فاروق احمد بنگالی مبلغ ڈائمنڈ ہاربر)

جماعت احمدیہ امروہہ

جماعت احمدیہ امروہہ کی طرف سے جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد مسجد احمدیہ محلہ لبادن گنج میں کیا گیا۔ اس جلسے کی صدارت مکرم محمد راشد صاحب صدر جماعت احمدیہ امروہہ نے کی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم ریاض احمد صاحب کی ہوئی۔ نظم مکرم سلطان صاحب نے پڑھی۔ اس جلسہ میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم راشد صاحب نے بعنوان "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بچپن کی زندگی"۔ دوسری تقریر مبارک صاحب معلم وقف جدید نے بعنوان "اسلام میں بھائی چارگی اور اخوت" پر ذکر کی۔ اسی طرح آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے زیر عنوان "آنحضرت صلعم کا غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک" تقریر کی۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

اس پروگرام کو اخبار "رمز اتحاد" "ٹائمز" اخبار "آج" اخبار "نو" عبارت کو نمایاں طور پر شائع کیا۔

خاکسار زبدۃ الاسلام مبلغ سلسلہ امروہہ

جماعت احمدیہ سملیہ

مورخہ ۲۹/۹ کو مسجد احمدیہ سملیہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ پروقار اور روحانی طریق سے منایا گیا۔ یہ مبارک جلسہ زیر صدارت مکرم دربان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ سملیہ مکرم [illegible] الاسلام صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ بعدازاں مکرم عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا" خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ پہلی تقریر مکرم فاروق احمد صاحب کی بعنوان "آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ" کی۔ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم عبدالواحد صاحب نے ظہور امام مہدیؑ پر کی۔ تیسری اور آخری تقریر مکرم محمود احمد صاحب خادم ؟ انسپکٹر وقف جدید نے "آنحضرت صلعم کے تربیت اولاد کے بارہ ارشادات" کے عنوان پر کی۔ بعدازاں صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی اور اجلاس برخاست ہوا۔

خاکسار منظور احمد خورشید مبلغ سملیہ

امتحان دینی نصاب

خدام و اطفال مورخہ ۱۱ راگست کو ہر جگہ تمام مجالس کے خدام و اطفال اس میں شریک ہوں پرچہ جات بھجوائے جا رہے ہیں۔

(مہتمم تعلیم)

لجنہ اماء اللہ کالی کٹ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۴ / ۱۲ فروری ۱۹۹۱ء بروز اتوار صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع نہایت خیر و خوبی اور کامیابی سے مسجد قدوس کالی کٹ میں منعقد ہوا۔

محترمہ عائشہ بی صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب کی زیر صدارت اجتماع کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے محترم مولانا محمد عمر صاحب نے بر عایت پردہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کے قیام کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور احمدی مستورات کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

محترم P . A. کنجاموصاحب امیر جماعت احمدیہ کالی کٹ نے اطاعت نظام کی برکات اور پابندی اعمال صالحہ کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مختلف مقابلہ جات ہوئے جو درج ذیل ہیں۔
قرآن مجید ناظرہ ۔ قرآن مجید حفظ ۔ تقریری مقابلے ۔ نظم اردو ۔ عربی اور ملایالم ۔ پیغام رسانی ۔ قوت حافظہ ۔ (MEMORY TEST)

اس کے بعد تمام حاضرات کے لئے پرتکلف طعام کا انتظام کیا گیا تھا ۔ ادائیگی ظہر و عصر اور تناول طعام کے بعد اس اجتماع کی دوسری نشست صدر لجنہ اماء اللہ کالی کٹ محترمہ بی ۔ سعیدہ صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔ اس میں صرف تقسیم انعامات ہوئی ۔ اول ۔ دوم اور سوم آنے والیوں کو قیمتی انعامات دیئے اس کے بعد انہوں نے مختصر خطاب فرمایا ۔ اور دعا کے بعد یہ اجتماع نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس اجتماع میں ناصرات کے علاوہ ایک صد بیس کے قریب لجنہ کی ممبرات نے شرکت کی اور بہت دلچسپی سے اور دلجمعی کے ساتھ تمام پروگراموں میں حصہ لیا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ دینی کاموں میں منہمک رہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

خاکسار،
ایس کے زینت
(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کالی کٹ)

آسام میں تبلیغ اسلام

تبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دینا ہر ایک احمدی کا عین مقصد ہے۔ صوبہ آسام میں جس قدر احمدی آباد ہیں ان میں اکثریت نو مبائعین حضرات کی ہے جو محض بفضل الٰہی اپنی کم مائیگی کم علمی کے باوجود کسی نہ کسی طرح بڑے اچھے طریق پر تبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

اب تک صوبہ آسام میں قائم شدہ نئی نئی جماعتوں میں احمدیوں کو صداقت سے منحرف کرنے کے لئے معاندین نے جو نہایت ناپاک قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کئے ان میں بڑے شد و مد کے ساتھ نو مبائعین کو یہ کہہ کر ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

"دیکھو قادیانیوں کا خانہ کعبہ میں داخلہ ہی منع ہے ۔ حج کرنے سے روک دیا گیا ہے" وغیرہ ۔ ایسے بیان سے بظاہر وہ خوش ہوتے اور احمدی اس کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ جواب دیتے ہیں کہ سعودی عرب کی حکومت نے کفر ایشوں امریکی فوجوں کو لشکروں کو اس مقدس مقام پر اتارا جن کا داخلہ حدیث رسول ؐ میں واضح طور پر منع تھا احمدی جو کہ ارکان اسلام پر کار بند ہیں عشق رسول ؐ میں سرشار رہتے ہیں ان کو تم بزور خانہ کعبہ اور حرمت والے مقام میں جانے سے رکواتے رہے اور خوش ہوتے رہے جبکہ اس قسم کی جبر کی تعلیم کبھی بھی اسلام نہیں دیتا ۔ مگر اب کیا ہو رہا ہے ؟ خود شاہ فہد سعودی حکومت نے عیسائیوں کو (جو کہ اسلام کے ابدی دشمن ہیں) امریکی فوجوں لشکروں کو کیونکر انہیں مقدس مقام پر اتارا ؟ کیا یہی اسلام ہے ؟ رسول اللہ صلعم کی تعلیم میں اس کا کوئی جواز ہے ؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں ۔

اس طریق تبلیغ سے نہ صرف غیر احمدیوں کا ناطقہ بند ہوتا ہے بلکہ کٹر قسم کے مخالفین احمدیت اب جماعت احمدیہ کے بارہ میں ٹھنڈے دل سے غور کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں فالحمد للہ احمدیوں کا جو بائیکاٹ کیا گیا تھا نہ صرف ان سے صلح کی گئی بلکہ اب احمدیوں کو ادب اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ خدا کرے یہ سب جلد از جلد بیعت کر کے حصار عافیت میں آ جائیں آمین ۔

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ آسام)

سلچر میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۲ / ۳ / ۹۱ بروز جمعہ مسجد احمدیہ سلچر میں لوکل احباب جماعت کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ لاؤڈ اسپیکر کے انتظام سے منعقد کیا گیا جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا مکرم عبد الواحد صاحب نے تلاوت فرمائی اس کے بعد مکرم نور الہدیٰ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا پہلی تقریر مکرم عبد الواحد نے سیرت آنحضرت صلعم پر کی اس کے بعد دوسری تقریر خاکسار کی بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رفیع الشان روحانی منصب قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اس کے بعد ایک نظم مکرم فاروق احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی تیسری اور آخری تقریر میں مکرم عبد اللطیف صاحب نے وفات مسیح و ختم نبوت پر روشنی ڈالی صدر اجلاس مکرم دربان احمد صاحب صدر جماعت سلچر نے اجتماعی دعا کرائی یہ پروگرام ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا ۔ لاؤڈ اسپیکر کا انتظام ہونے کی وجہ سے تمام پروگرام کو گاؤں والوں نے سماعت فرمایا ۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بار آور فرمائے اور اس کے نیک نتائج برآمد فرمائے آمین ۔

تبلیغی جلسہ بمقام گوڑی جھریا (اڑیسہ)

مورخہ ۱۷ / فروری ۹۱ء کو جماعت احمدیہ پنکال کے زیر انتظام یہاں سے ۱۵ کلومیٹر کی دوری پر واقع ایک گاؤں گوڑی جھریا میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا ۔ جلسہ کی صدارت جناب سمبھوناتھ سراہو صاحب ہیڈ ماسٹر M.E. اسکول گوڑی جھریا نے فرمائی ۔ یہ علاقہ غیر مسلم آبادی کا ہے ۔ جلسہ کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو مکرم محمد عارف صاحب نائب ناظر بیت المال آمد قادیان نے کی ۔ بعد ازاں مکرم شہباز خان صاحب نے اڑیہ زبان میں نظم پڑھی ۔ بعدہ مکرم جمعہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ پنکال نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر فرمائی جس میں موصوف نے وید گیتا ۔ اور قرآن شریف سے ہستی باری تعالیٰ کے تعلق سے دلائل پیش کئے ۔ ازاں بعد خاکسار شمس الحق معلم پنکال نے "ہندو مسلم اتحاد اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کی آخر میں مکرم محمد عارف صاحب نے اردو میں تقریر کی جس میں آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ تمام مذاہب کے پیشواؤں بزرگوں اور رشیوں کی عزت کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے موصوف کی تقریر کا خاکسار نے اڑیہ ترجمہ سنایا ۔ محترم صدر اجلاس نے تمام مقررین کا شکریہ ادا کیا اور انہوں نے بھی اپنے صدارتی خطاب میں ہندو مسلم اتحاد مذہبی رواداری کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا جلسہ میں زیادہ تر حاضری مقامی ہندو احباب کی تھی ۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ پنکال سے ۱۱ افراد اور اکھوسینہ سے ۵ افراد شریک ہوئے جلسہ کی کارروائی کے اختتام پذیر ہونے کے بعد ہندو دوستوں کی طرف سے احمدی احباب کے رات کے کھانے کا انتظام کیا گیا ۔ جزاہم اللہ خیراً ۔ اس تبلیغی جلسہ کا ان احباب پر نہایت گہرا اثر ہوا اور انہوں نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا آس پاس کے گاؤں کے احباب جو اس جلسہ میں آئے تھے ۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں اس طرح کا جلسہ منعقد کرنے کی دعوت دی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر تبلیغی مساعی میں برکت عطا فرمائے ۔

خاکسار
(شمس الحق خان معلم وقف جدید مقیم پنکال اڑیسہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

(بقیہ صفحہ اوّل سے)

اس ڈاکٹر اور اس کی مذہبی عالم بیوی مارگریٹ نے رائل کالج آف فزیشنز کے رسالہ میں صلیب پر حضرت عیسیٰ کی حالات کے متعلق مفصل طبی تشریح پیش کی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ صلیب دیئے جانے کے وقت حضرت عیسیٰ صدمہ کی حالت میں تھے اور اس وقت ان کا بلڈ پریشر بہت کم ہو گیا تھا۔ اس حالت میں چونکہ ان کے دماغ کو خون کی پوری سپلائی نہ مل سکی اس لئے وہ بے ہوش ہو گئے ان کی خاکستری جلد اور جسم کے ساکت ہو جانے سے ان کو مردہ سمجھ لیا گیا اور نزدیک کھڑے ہوئے لوگوں نے سمجھا کہ وہ مر چکے ہیں۔

اگرچہ ان کی دل کی دھڑکن اور سانس کی آمد و رفت آسانی سے محسوس نہ کی جا سکتی تھی لیکن اس کے باوجود وہ ابھی زندہ تھے۔ یہ بات ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز جو کہ سفران والڈن ایسکس کے عیسائیوں کے اینگلیکن فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں نے کہی ہے۔

جو واقعات وہ بیان کرتے ہیں وہ بائیبل کے بیان کردہ واقعات سے مندرجہ ذیل لحاظ سے مختلف ہیں:-

بائیبل :- اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اونچی آواز میں چیخ کر کہا۔ اے باپ میں اپنی روح کو تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔

لائیڈ ڈیویز :- حضرت عیسیٰ نے مرتے وقت کچھ بھی نہیں کہا ہوگا بلکہ جس وقت وہ بے ہوش ہونے لگے ہوں گے تو صرف ایک لمبا سانس لیا ہوگا جس سے آواز پیدا ہوئی۔

بائیبل :- یوسف آرمتیا نے ان کے جسم کو صلیب پر سے اتارا اور اسے لینن کے کپڑے میں لپیٹا اور ایک مقبرہ میں رکھ دیا گیا جو پتھر کا بنا ہوا تھا۔

لائیڈ ڈیویز :- صلیب سے اتارے جانے کے بعد جب یسوع کی حالت میں زندگی کے آثار معلوم ہوئے تو ان کو قبر میں نہیں رکھا گیا بلکہ کسی اور جگہ ان کو لے جایا گیا اور ان کے زخموں کا علاج کیا گیا۔

بائیبل :- بعد میں حواریوں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھنے اور ان سے باتیں کرنے کی اطلاعات دی ہیں۔

لائیڈ ڈیویز :- صلیب کے بعد کے دنوں میں جنہوں نے یسوع کو "دیکھا" وہ یقینی طور پر شدید نفسیاتی دباؤ کے نیچے ہوں گے کیونکہ یہ حادثہ اتنا شدید تھا کہ حواریوں کو اپنی جذباتی حالت کو صحیح رکھنا ناممکن تھا۔

(روزنامہ "ٹوڈے" لندن۔ ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء)

"مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے چوٹی کے ایک ڈاکٹر کا دعویٰ"

(ڈیلی ایکسپریس)

(نامہ نگار کیٹ پرکن) رومی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر مار نہیں سکے تھے بلکہ حضرت مسیح اس وقت صدمہ کی حالت میں تھے۔ یہ ایک چوٹی کے ڈاکٹر اور ان کی ماہر دینیات بیوی کا دعویٰ ہے کہ ریٹائرڈ ڈاکٹر ٹریور ڈیویز اور ان کی بیوی مارگریٹ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شدید اذیت کے بعد اس قدر کمزور ہو چکے تھے کہ بے ہوش ہو گئے رومی سپاہیوں اور ساتھ کھڑے ہوئے لوگوں نے یہ سوچا کہ وہ مر چکے ہیں کیونکہ ان کا رنگ سفید پڑ چکا تھا اور وہ بے حس و حرکت تھے چنانچہ مردہ سے زندہ ہونا یا بے ہوشی کے بعد ہوش میں آنے کے باعث ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر ڈیویز شعبہ روزگار میں طبی مشیر رہ چکے ہیں۔

چرچ آف انگلینڈ کے ایک ترجمان نے گزشتہ رات کہا کہ یہ دعویٰ ایک "حیرت انگیز طبی مفروضہ" ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اگر حضرت مسیح فوت نہیں ہوئے تھے تو پھر انہیں کیا ہوا تھا جبکہ سائنسدان ڈاکٹر جان پولکنگ ہارن کا کہنا ہے کہ یہ ایک پرانا نظریہ ہے غیر معقول۔ ناقابل فہم

کوئینز کالج کیمبرج کے صدر کا کہنا ہے کہ وہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ یہ بالکل غیر معقول بات ہے حواریوں کو واضح طور پر احساس تھا کہ وہ ایک ایسے شخص سے ملے ہیں جو موت پر فتح پا چکا تھا۔ لیکن ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز کہتے ہیں کہ حضرت مسیح صدمہ میں تھے۔ بیاسی سالہ ڈاکٹر نے رائل کالج آف فزیشنز لندن کے رسالے میں ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس وقت مسیح علیہ السلام کے خون کا دباؤ کم ہو گیا تھا۔ جب وہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی خاکستری رنگت کی جلد اور حرکت نہ کرنے کو غلطی سے ان کی موت سے تعبیر کر لیا گیا۔ یہ ان دونوں میاں بیوی نے کہا ہے جو سیفرن والڈن اسیکس کے رہنے والے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح کا دوبارہ نظر آنا خواہ حقیقی طور پر تھا یا فرضی بات تھی بہرحال مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے یا بے ہوشی سے ہوش میں آنے کے لئے کوئی مضبوط شہادت نہیں ہے۔ کسی نے مسیح کو نہیں دیکھا ہاں انہیں آسمان پر چڑھتے ہوئے دیکھنے کا ایک استثناء ہے مگر یہ خود ایک مشکوک بات ہے۔

(ڈیلی ایکسپریس لندن مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء)

ڈاکٹر نے دوبارہ جی اٹھنے کو متنازعہ بنا دیا۔

(ڈ مائیکل تھامپسن نامہ نگار مذہبی امور) رائل کالج آف فزیشنز کے رسالے میں آج طبع ہونے والے دعاوی کے مطابق:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی مردے میں سے جی اٹھے بلکہ صرف بے ہوش ہوئے تھے جنہیں ہوش میں لایا گیا ایمپلائمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے سابق چیف میڈیکل ایڈوائزر ڈاکٹر ٹریور لائیڈ ڈیویز اور اس کی مذہبی عالم بیوی مارگریٹ کے آرٹیکل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ایک غیر معمولی نظریہ کو ہوا دی ہے کہ انہوں نے مردہ ہونا ظاہر کیا جبکہ حقیقتاً صدمہ اور بلڈ پریشر کی کمی کے علاوہ کوئی سنگین معاملہ نہ تھا۔ اور جو عوام الناس کا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے میں سے جی اٹھے یہ ان کے شدید ذہنی و اعصابی تناؤ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی حالت کا اثر ہے۔

مضمون نگار چرچ کو دعوت دیتا ہے کہ وہ ان کی دریافتوں سے اتفاق کرے۔ اور اگر یہ درست ہے تو یہ عیسائیت کی بنیادوں کو تباہ کرنے والی ثابت ہوگی۔

کل بہرحال چرچ نے ایسا کوئی خیال ظاہر نہیں کیا کہ وہ اپنے اعتقادات کو دوبارہ ضبط تحریر میں لانے والا ہے۔ چرچ آف انگلینڈ کے ایک ترجمان نے دریافت کیا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے تو پھر ان کا کیا بنا۔ نیز میں سوچ سکتا تھا لیکن اگر وہ یہاں کہیں ہوتے تو ضرور کوئی شخص عدالت کو جا کر اطلاع دیتا اور یقیناً وہ اسے ضرور ڈھونڈ نکالتے۔

حتیٰ کہ بشپ درہم ڈاکٹر ڈیوڈ جینکنز جو دوبارہ جی اٹھنے کے بارہ میں اپنے غیر روایتی نظریات کی وجہ سے مشہور ہیں انہوں نے بھی اس نظریہ کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس کو اس وجہ سے تسلیم نہیں کرتا کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حواری جھوٹے تھے

ڈاکٹر اور مسز لائیڈ ڈیویز کے دلائل کے مطابق حضرت عیسیٰ کی تکالیف اور استغاثہ کے بارہ میں انجیلی بیانات اور صلیبی موت کے بارہ میں طبی علم میں تضاد ہے کیونکہ طبی علم کے مطابق عمومی حالات میں یہ موت چھ دن کے بعد واقع ہونی چاہیے جبکہ تین گھنٹے میں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب کے وقت سخت صدمہ تھا اور بلڈ پریشر کی کمی تھی اور دماغ میں خون کی سپلائی کی کمی کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔

ان کی پیلی جلد اور عدم حرکت کو غلط رنگ میں موت پر محمول کر لیا گیا اور اس میں شک نہیں کہ نزدیک کھڑے لوگوں نے انہیں وفات یافتہ سمجھا۔

درحقیقت اگرچہ وہ ابھی زندہ تھا۔ اگرچہ اس کے دل کی دھڑکن اور تنفس کے بارہ میں اچھے ماہر علوم بیداروں (جو صلیب کے وقت موت وغیرہ کی نگرانی کیا کرتے تھے) کو بھی پتہ نہ چل سکا۔ دماغ کو آکسیجن کی سپلائی کم ہو گئی لیکن خطرہ کی حد سے باہر تھی۔ جب صلیب سے اتار کر ان کو

زمین پر لٹایا گیا تو دوران آکسیجن بحال ہوگیا۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں زندگی کے آثار محسوس ہو رہے تھے اس لئے انہیں قبر میں نہیں رکھا گیا بلکہ ان کو دور لے گئے اور ان کی نگرانی و علاج ہوا۔

ڈاکٹر جینکنز نے کل دوبارہ اپنا نظریہ پیش کیا کہ یہ گو ہنوز اہم معاملہ نہیں کہ آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حقیقی طور پر مُردہ بن کے جی اُٹھے لیکن وہ لائیڈ ڈیویز کے نظریہ کو بھی قبول نہیں کرتے کیونکہ حواری یہ جاننے پر مجبور تھے کہ صلیب کے بعد وہ ضرور ادھر ادھر گرتے پڑتے لڑکھڑاتے چل رہے ہوں گے

(ڈیلی ٹیلیگراف، لندن، ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے موت کا بہانہ کرکے صلیب سے نجات پائی

(تھامسن پرنٹس۔ طبی نامہ نگار)

رائل کالج آف فزیشنز کے رسالہ کے ایک آرٹیکل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے پہلے سے سوچی سمجھی تدبیر کے تحت صلیب سے نجات کے لئے اپنی موت کا بہانہ کر لیا ہوگا۔

وہ دماغ میں خون کی سپلائی کی کمی کی وجہ سے بے ہوش ہوگئے ہوں گے اور ان کا ہوش میں آنا دوبارہ جی اُٹھنے کی نسبت زیادہ قرین قیاس ہے۔ ان کے مابعد ظہور کے واقعات کا اندازہ ان کے حواریوں کے درمیان اشارات و اثرات سے لگایا جاتا ہے۔ ٹریور لائیڈ ڈیویز جوکہ ۸۲ سال کے ہیں ریٹائرڈ ڈاکٹر ہیں اور ایمپلائمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے چیف میڈیکل ایڈوائزر ہیں اور ان کی بیوی مارگریٹ جو مذہبی عالم ہیں، ان دونوں نے اس قیاس کو پیش کیا۔

ان کی رائے ہے کہ کوڑے کی مار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر جلدی ہی بے ہوش کرنے کا باعث بنی اور اس طرح انہیں صلیب سے معمول سے بہت جلد اُتار لیا گیا کیونکہ وہ وفات یافتہ معلوم ہوتے تھے۔

ڈاکٹر اور مسز لائیڈ ڈیویز کہتے ہیں کہ صلیب پر چھ گھنٹے رہنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک چیخ ماری۔ نزدیک کھڑے لوگوں نے ان کی وفات کا یقین کر لیا حالانکہ صلیب پر موت، عمرانیات کے مطابق تین سے چار دن لیتی تھی اور لٹکنے کی وجہ سے نیچے کی طرف کھنچاؤ، بوجھ اور سخت تکلیف کی وجہ سے سانس نہ لے سکنے کی اذیت کے باعث ہوتی تھی۔ ان کی نیلی نیلی سی جلد اور عدم حرکت کو غلط رنگ میں ان کی وفات پر محمول کر لیا گیا۔ چیخ پھر نہ آسکی اس لئے وہ پہلی آواز بے ہوشی سے پہلے زور کا سانس لینا (ہچکی) تھا۔ دماغ کو آکسیجن کی سپلائی خطرہ کی حد سے اوپر معمولی حد تک رہی یہاں تک کہ جب ان کو صلیب سے اُتار کر زمین پر لٹایا گیا تو دوران آکسیجن بحال ہوگیا۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں زندگی کے آثار معلوم ہو رہے تھے اس لئے انہیں قبر میں نہیں ڈالا گیا بلکہ انہیں دور لے جاکر ان کی نگرانی و علاج کیا گیا

مصنف لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابعد ظہور کے واقعات خواہ وہ حقیقی تھے یا مفروضی، وہ بے ہوشی یا دوبارہ جی اُٹھنے کے حق میں یا مخالف زبردست شہادت نہیں ہو سکتے۔ دراصل ان کے حواری شدید ذہنی و اعصابی کھچاؤ کے نیچے ہوں گے۔

وہ کہتے ہیں کہ جو انجیل کو تسلیم نہیں کرتے وہ ضرور سوچتے ہوں گے۔ آیا یہ قصہ حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے حواریوں کا GETHSEMANE کے مقام پر سوچا سمجھا منصوبہ تھا کہ موت کا بہانہ بنا کر صلیب سے جلدی چھٹکارا شاید نجات کا باعث ہو سکے۔

(ٹائمز لندن مؤرخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اور نہ مرکر دوبارہ جی اُٹھے۔ ایک طبی ماہر نے یہ دعویٰ کیا ہے۔

ڈاکٹر ٹریور لائیڈ ڈیویز کے بیان کے مطابق جن کی عمر ۸۲ سال ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ چونکہ ان کی جلد بے رنگ راکھ لگتی تھی اور حرکت نہیں کرتی تھی۔ جب انہیں صلیب پر سے اُتارا گیا تو دوران خون بحال ہوگیا اور وہ صحت یاب ہو گئے۔

گزشتہ رات چرچ لیڈر ریورنڈ بائی ٹن نے اس دعویٰ کو بے بنیاد گپ قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔

(ڈیلی سن لندن مؤرخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام گوشہ نشین راہب بننے کے لئے زندہ رہے"

(جرمس ہیبل۔ طبی نامہ نگار)

ملکہ برطانیہ کے سابقہ اعزازی معالج نے کہا ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ زندہ رہے۔ صلیب پر آپ صرف اپنے زخموں کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ آپ کے زخم بعد میں ٹھیک ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز کا خیال ہے کہ حواری شدید ذہنی دباؤ کے باعث ہسٹیریا کا شکار ہو گئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مسیح کو زندہ آسمان پر چڑھ جانے کا تخیل کر لیا۔ جبکہ حقیقت میں حضرت مسیح گوشہ نشینی اور راہبانہ زندگی اختیار کرنے کے لئے صلیب سے اُتر آئے تھے۔ ڈاکٹر ڈیویز اور ان کی بیوی مارگریٹ نے بائیبل کے بیانات، حضرت عیسیٰؑ کے ہمعصر مؤرخین اور جدید طبی علم کی روشنی میں از سرِنو یہ اندازہ لگایا ہے۔ ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز جو کہ شعبہ روزگار میں طبی مشیر رہ چکے ہیں اپنے نظریات، رائل کالج آف فزیشنز انگلینڈ کے رسالہ کے تازہ شمارے میں شائع کروائے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ حضرت مسیحؑ کو صلیب دینے سے پہلے جو کوڑے مارے گئے تھے وہ LACERATION کا باعث ہو گئے ہوں گے جو کہ بہت سے یا چوٹے تھے اور جو کہ جلنے کے زخم کے برابر ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رومن کونسل میں بھی سپاہیوں نے بدسلوکی کی تھی۔ آپ کے سر پر ضرب لگائی تھی حالانکہ وہ غالباً کوئی ہتھیار تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ضرب ایک سرکنڈے کے ساتھ لگائی گئی تھی حالانکہ وہ غالباً کوئی ہتھیار تھا۔ کہا جاتا ہے کہ مسیح صلیب پر دیئے جانے کے چھ گھنٹے کے اندر اندر وفات پا گئے تھے۔ حالانکہ صلیب پر موت تین چار دن میں لٹکنے کی وجہ سے نیچے کی طرف کھچاؤ، بوجھ اور تکلیف کی وجہ سے سانس نہ لے سکنے کی اذیت کے باعث ہوتی ہے۔ ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز کو اس امر میں بھی شک ہے کہ مسیحؑ کے پہلو میں نیزہ مارا گیا تھا لیکن اگر ایسا ہوا بھی تھا تو زیادہ امکان یہی ہے کہ اس سے جو زخم آیا وہ سطحی نوعیت کا تھا۔ صلیب پر حضرت مسیح صدمے کی حالت میں تھے اور آپ کا خون کا دباؤ کم تھا اور آپ کے دماغ کو خون کی کم فراہمی کے باعث بے ہوش ہو گئے تھے۔

آپ کی خاکستری رنگت کی جلد اور بے حس و حرکت ہونے کو غلطی سے موت سے تعبیر کر لیا گیا تھا۔ اس بات میں بہرحال کوئی شک نہیں ہے کہ آپ ان لوگوں کے نزدیک جو قریب کھڑے تھے فوت ہو گئے تھے۔ لیکن آپ کے قریبی حواریوں نے آپ میں زندگی کی علامات دیکھیں تو آپ کو صلیب پر سے اُتار کر لے گئے اور آپ کا خیال رکھا۔

ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز جو اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور سیفرن والڈن ایسکس میں رہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ حضرت مسیحؑ کو حضرت مریم اور مارتھا بیتنی (BETHANY) لے گئے تھے یا آپ کو یوسف آرمتیا، ارمتیا لے گئے تھے اور اس کے بعد آپ گوشہ نشین راہب بن گئے تھے۔

ڈاکٹر ڈیویز اور ان کی بیوی اب ایک کتاب، بائیبل میں مذکور طبی واقعات کے متعلق لکھ رہے ہیں جس میں معجزات بھی شامل ہیں۔

(ڈیلی گارڈین لندن)
(مؤرخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء)

معذرت

بدر کے گزشتہ شمارہ ۱۱/۴/۹۱ء میں صفحہ اول پر "جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی خوشکن مساعی" کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں رپورٹ نگار مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کا نام لکھنے سے سہواً رہ گیا ہے قارئین کرام اس کی درستی فرمالیں۔

(ادارہ)

(بقیہ صفحہ ۴)

دور خلافت ثالثہ ۱۹۶۵ء تا ۱۹۸۲ء

اس دور میں حسب صراحت قرآن مجید۔ سلسلہ کی مخالفت نے مزید بھیانک رُخ اختیار کیا حکومت پاکستان بھی کھل کر در پئے استیصال ہو کر اپنے بڑے بڑے ناپاک عزائم لے کر وقف مخالفت ہو گئی حکومت کے سربراہ مسٹر بھٹو نے ملاؤں کو آلۂ کار بنا کر برملا تقریروں میں جماعت کے ۹۰ سالہ مسئلہ کو حل کرانے کا دعویٰ کیا۔ خدا اور رسول کا منصب اسمبلی کو سونپا گیا۔ احمدیوں کے خلاف رسوائے عالم فیصلہ کیا۔ جماعت کو غیر مسلم قرار دے کر خوب ظلم و ستم ڈھانے کے بعد کُتّب یَمُوْتُ عَلٰی کَلْبٍ کی پیشگوئی کے مطابق پھانسی دیا گیا۔ حضور نے کئی ممالک کا دورہ فرمایا۔ دنیا کو امن کا پیغام دیا اور عالمگیر تباہیوں کی پیشگوئیاں سنا کر متنبہ فرمایا قلب عیسائیت یعنی لندن میں صلیبی کانفرنس کے انعقاد کے ذریعہ کسر صلیب کا کارنامہ سرانجام دیا۔ جوں جوں مخالفت نے شدت اختیار کی جماعت میں لوگ جوق در جوق داخل ہوتے گئے۔ فرعونی دربار لگا۔ حضور کو اختلافی مسائل کے جواب کے لئے طلب کیا گیا۔ ڈنکے کی چوٹ آپ نے صداقت آشکار فرمائی۔ کفر کا فتویٰ لگانے والے سر غنے مُلّاں جو اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ کے گھمنڈ میں پھولے نہیں سماتے تھے لاجواب ہو کر ذلیل ہوئے۔ آپ نے تمام دنیا کے مخالفین مُلّاؤں۔ پادریوں بلکہ پوپ کو علوم قرآن قبولیت دعا کا چیلنج دے کر لاجواب کیا۔ آپ کے دور میں ۵۹ ممالک سے ترقی کر کے جماعت ۹۰ ممالک میں قائم ہو گئی اور اُس کی تعداد لاکھوں سے ترقی کر کے کروڑ سے اوپر پہنچ گئی۔ دنیا کا وہ ملک جہاں اسلام کا صدیوں بیشتر صفایا کیا گیا تھا یعنی سپین وہاں جا کر آپ نے پہلی احمدیہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع کرایا اور وہ کام جسے سارا عالم اسلام ۷۰۰ سال میں مل کر بھی نہ کر سکا۔ اُس کی خدا تعالےٰ نے آپ کو توفیق بخشی غرضیکہ اپنے دور خلافت میں آپ نے دریا کا رُخ بدل دیا۔ گرجے فروخت ہونے لگے۔ بڑے بڑے پادری عیسائیت کو خیرباد کہنے لگے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کا بیٹا جو عیسائی ہو گیا تھا اور بنگلور میں رہا کرتا تھا۔ اپنے آخری ایام میں کہا کرتا تھا کہ لفظ گرجا میں پیشگوئی ہے یعنی یہ گر جائے گا۔ حضور نے اپنی خلافت کے دور میں کئی بار اعلان فرمایا تھا کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔

خلافت رابعہ کا دور (۱۹۸۲ء تا حال)

خلافت رابعہ کے آغاز میں ہی سلسلہ کا وہ مخالف سامنے آیا جسکے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خلیفہ وقت کی ولادت سے بھی بہت عرصہ پہلے الہاماً بتایا گیا تھا ایک مخالف میری نسبت کہتا ہے۔

ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی

یعنی مجھے چھوڑو تا میں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کردوں"

(آئینہ کمالات اسلام)

ایک الہام آپ کے بارہ میں یہ بھی تھا۔

یَا عَلِیُّ دَعْهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ وَزُرَّاعَهُمْ

(آئینہ کمالات اسلام)

یعنی اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر۔ ان کو چھوڑ دے اور انؔ سے مُنہ پھیر لے۔ ...... اس فتنہ کے وقت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے صبر کی تلقین اور تاکید فرماتے ہیں اور مجھے فرماتے ہیں تو حق پر ہے مگر ان لوگوں سے ترک خطاب بہتر ہے" حضور نے اس کی تشریح فرمائی کہ کھیتی سے مراد مولویوں کے پیروؤں کی وہ جماعت ہے جو ان کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے اس کے علاوہ ایک اور الہام بھی اجازت مباہلہ کے بارہ میں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مذکورہ الہامات کے بعد ہوا تھا کہ آئمۃ الکفر سے مباہلہ کر (مفہوماً)

یہ واقعات صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کے وجود سے منظر عام پر آئے اور ان کے نتیجہ میں آغاز خلافت رابعہ میں ہی حضور کے لئے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے ہجرت ناگزیر ہوئی اور مخالفین پر اتمام حجت کے بعد دعوت مباہلہ کی نوبت آئی۔ چنانچہ آئمۃ التکفیر خاص طور پر اس کے مخاطب تھے جن میں سرفہرست جنرل ضیاء الحق تھا جو مباہلہ کے نتیجہ میں ھباءً منثوراً بنکر خاک میں مل گیا۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ

غرضیکہ ان مخالفت کی منجدھاروں میں سے راستہ بناتے ہوئے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس خلافت میں ۱۲۴ ممالک میں۔ جماعت قائم ہو چکی ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِکْ

خلافت احمدیہ کے تمام ادوار سے متعلق صدی کی تاریخ کے چند واقعات بمشکل پیش کئے جاسکے ہیں۔ مخالفت تو انبیاء علیہ السلام کی ہونی لازمی امر ہے مخالفت سے دوگنا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ایمان کی حفاظت کا اور جماعتوں کی ترقی کے لئے کھاد کا نیز اس کے دو پہلو ہیں۔ بہتوں کو اس کے ذریعہ ہدایت نصیب ہوئی اور بہتوں کو جو شر پسند تھے تکذیب کی عبرت ناک سزا ملی مختصراً ذکر کی تاریخ بہت طول طویل ہے ہر دور کا ذکر اختصار سے مضمون میں کیا گیا ہے اسی پر اکتفا کرتے ہوئے حضور کی مخالفین کو نصیحت پر تقریر کو ختم کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور اُن کے ہمخیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی لیکن اگر آپ لوگ مجھے کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائینگی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں لیکن یاد رکھیں اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں۔ اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا تعالےٰ سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اُسی پر پڑیگی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت وہ لعنت اُسکے دل پر پڑتی ہے۔ مگر اُس کو خبر نہیں"

میری روح میں وہ سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں ہلاک کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں کہ اُنکے ہاتھ سے اکھڑ سکوں اگر ان کے پہلے اور اُنکے پچھلے اور ان کے زندے اور اُنکے مردے۔ تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کیلئے دعائیں کریں تو میرا خدا اُن تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر اُنکے مُنہ پر ماریگا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں۔ وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بد قسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں جن دلوں پر مہریں ہیں اُن کا ہم کیا علاج کریں اے خدا تو اس امت پر رحم کر آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وصایا

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں ۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۹۹ :۔ میں فضل عمر محمود ولد مکرم عبداللہ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑلیسہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/ ۱/ ۹۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا خادم ہے جس سے مجھے ماہوار مبلغ چھ صد روپے ملتے ہیں ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔ اللہ تعالیٰ میری اس وصیت اور قربانی کو قبول فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	فضل عمر محمود	شاہد احمد قاضی
انسپکٹر بیت المال آمد	مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ	کارکن دفتر بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۴۹۰۰ :۔ میں بلقیس بیگم زوجہ مکرم فضل عمر محمود صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/ ۱/ ۹۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے ۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے :۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند — ۸۰۴۵/۰۰

۲۔ زیور طلائی ہار اندازاً ۱۲ گرام ۔ کان کا جھمکا ۱۰ گرام کان کی بالی ۲½ گرام ۔ انگوٹھی ایک گرام ۔ کوکا ½ گرام کل وزن ۲۶ گرام موجودہ قیمت — ۸۸۴۰/۰۰

۳۔ زیور نقرئی ۲ جوڑی پازیب ۱۵ تولہ ۔ انگوٹھی ۲ گرام موجودہ قیمت — ۱۰۶۴/۰۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ تیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔ اللہ تعالیٰ میری اس وصیت اور قربانی کو قبول فرمائے آمین ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
فضل عمر محمود مبلغ سلسلہ احمدیہ	بلقیس بیگم	عبدالمومن راشد مبلغ سلسلہ احمدیہ

جھوٹ کی روٹی (بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

مکہ معظمہ میں موجود بیت اللہ شریف ہمارا قبلہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے خاتم النبیین اور آخری شرعی نبی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے ۔ اور قرآن مجید ہی خاتم الکتب اور آخری شریعت ہے اور رہے گی ——— اور اگر "خاتم" کا صحیح مطلب معلوم نہ ہو تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی مرحوم و مغفور کی کتاب "تحذیر الناس" کو پڑھو ۔ خدا سے ڈرو اور اُن کے ناخلف شاگرد نہ بنو!

سَو سال سے آپ لوگ احمدیت کے خلاف دن رات جھوٹ بول رہے ہو اور آپ لوگ اس جھوٹ کو چھوڑ بھی کس طرح سکتے ہو جبکہ اس جھوٹ کے نتیجہ میں ہی آپ لوگوں کو روٹی نصیب ہو رہی ہے۔ بغیر جھوٹ کے "تحفظ ختم نبوت" کی یہ دکان کس طرح چلے گی اور کس طرح معصوم عوام سے رقمیں بٹوری جا سکیں گی۔ اللہ پاک ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں فرماتا ہے: وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ (الواقعہ) کہ تم (مامور الٰہی کے مقابلہ میں) تکذیب کو اپنا رزق بناتے ہو ——— جس دن جان گلے تک پہنچے گی اُس دن خدا کو کیا جواب دو گے ـــ!

ذرا البصیرت کی آنکھ سے دیکھو! عبرت کے کانوں سے سنو اور عقل سلیم کو استعمال کرو تو خود ہی پتہ لگ جائے گا کہ بفضلہ تعالیٰ احمدیت دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے ۔ اگر یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہ ہوتا تو خدا جانے کب کا یہ تباہ و برباد ہو چکا ہوتا آپ لوگوں کو اس کی ذرا بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں ۔ ؎

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں

ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی

خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

باوجود اس کے پھر بھی اگر آپ لوگ اپنے جھوٹ اور بدظنی پر ہی مُصر ہیں تو ہمارے پاس اس کا جواب

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن

کے سوا کچھ بھی نہیں ـــ!

(منیر احمد خادم قائم مقام ایڈیٹر)

معلّمین وقفِ جدید کی آسامیاں

دفتر ہذا کے زیر انتظام معلّمین وقف جدید کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ انہیں پر کرنے کے لئے خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کی تعلیم کم از کم میٹرک ہو اور اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں، قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں ۔ ایسے نوجوان اپنے جملہ کوائف، طبی سرٹیفکیٹ اور اسناد کی مصدقہ نقول کو شامل کر کے درخواست اپنی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔ نئی کلاس کا اجراء یکم جولائی ۱۹۹۱ء سے ہو چکا ہے۔

ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

دینی نصاب مجلس انصار اللہ بھارت کا امتحان 25 اگست ۱۹۹۱ء کو ہوگا

وقفِ جدید کے متعلق ایک ضروری گزارش

تحریک وقف جدید جس کے ذریعے بفضلہ تعالیٰ ہندوستان کے طول و عرض میں تبلیغی و تربیتی اُمور نہایت سرگرمی سے جاری ہیں اور آئے دن جماعتوں کی طرف سے معلمین دیئے جانے کی درخواستیں بھی اس دفتر میں موصول ہوتی رہتی ہیں چونکہ کاموں میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے لہذا چندہ دہندگان اور معاونین خاص وقف جدید سے التماس ہے کہ وہ نہ صرف بروقت اپنا چندہ ادا کریں بلکہ بڑھتے ہوئے کاموں کے پیش نظر اپنے چندوں پر نظر ثانی بھی کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۴ جنوری ۱۹۹۱ء میں فرمایا ہے کہ "اس سال بہت زور دیں کہ شامل ہونیوالوں کی تعداد بڑھائی جائے اور اگلی نسل کے زیادہ سے زیادہ بچے' بے شک کم سے کم دیں مگر وقف جدید میں ضرور شامل کر لئے جائیں اس سے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نسلوں کے دین کی' اُن کے اخلاص کی بھی حفاظت ہوگی اور ان کی ضمانت بھی ہوگی"۔

نیز فرمایا۔ "ایک کروڑ کا ٹارگٹ اب ہمیں اپنے سامنے نظر آ رہا ہے اگر ہم افراد کی تعداد بڑھا کر ایک کروڑ کا ٹارگٹ حاصل کر لیں تو ایک دل کو بہت ہی مطمئن کرنے والی بات ہوگی اور ایمان افروز بات ہوگی کہ وقف جدید کی تحریک جو بظاہر معمولی سی تحریک کے طور پر جاری ہوئی تھی' وہ خدا کے فضل سے اس تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے کہ صرف اس تحریک کا سالانہ وعدہ ایک کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے"۔

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ تمام دنیا میں بڑھتے ہوئے دینی تقاضوں کو خدا کی رضا کے مطابق پورا کر سکیں ::

(ادارہ)

دورہ نمائندہ انصار اللہ بھارت

مکرم قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان، بطور نمائندہ مجلس انصار اللہ بھارت مجالس صوبہ آڑیسہ بنگال اور یوپی کا مورخہ ۱۵/۷/۹۱ سے مالی و تربیتی دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران و اراکین انصار اللہ اور مبلغین و معلمینِ کرام سے تعاون کی درخواست ہے

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

کیا بگاڑیں گے کسی کا یہ فراعینِ جہاں!

کمترین ہیں تیرے پیاروں کو ستانے والے
مُنہ کی پھونکوں سے ترا نُور بجھانے والے
تُو مُتِمِّ نُور ہے چاہے کراہت ہی کریں
دامِ تزویر اندھیروں میں بچھانے والے
کیا بگاڑیں گے کسی کا یہ فراعینِ جہاں
اپنے سینوں میں ہزاروں بُت چُھپانے والے
اپنے مطلب کے لئے لیتے ہیں گرگٹ کا جنم
پُر خطر سنگین دل' آنکھیں دکھانے والے
پُرخطا ہیں کس قدر گندم نمایہ جَو فروش
دین کے پردے میں لادین سکھانے والے
کیسے صالح ہیں الٰہی یہ خدائی فوجدار
مسجدوں سے نقشِ اِلّا اللہ مٹانے والے
دوش دے کر جبر و اکراہ کا خدا کے دین کو
رُشد سے سب کو یُونہی نفرت دلانے والے
آہِ مظلوم سے ڈرنے کی انہیں حاجت کیا ہے
موم سے یہ اپنا معبود بنانے والے
سچ بَری' جھوٹ کے ساتھی ہیں یہ مُردہ پرست
لمحہ میں سرسوں ہتھیلی پہ جمانے والے
یہ مقرر مُدّعی جو ہیں فتوحات کے اب
مسجدوں میں ہی مراجعِ بنانے والے
ان کی رسوائی کی منزل ہے کوئی شاہدِ گنج
اَونے پَونے میں مساجد بیچ کھانے والے

(محتاجِ دُعا :۔ عبد الرحیم راٹھور)

بہترین ذکر لا الٰہ الّا اللہ ہے اور بہترین دُعا الحمد للّٰہ ہے (ترمذی)
C. K. ALAVI.
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)
TIMBER LOGS, SAWNSIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے
نعیم احمد ڈار
احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

SUPER INTERNATIONAL
PHONE. NO.
OFF: 6348179
RESI: 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS) PLOT. NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD. OLD CHAKALA, SAHAR ROAD BOMBAY- 800099 (ANDHERI EAST)

الحدیث
تَعَلَّمُوا الْیَقِیْنَ
(ترجمہ) یقین کو سیکھو!
منجانب :۔ پرویز احمد بمبئی

طالبانِ دُعا :۔
"آلو ٹریڈرز"
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خُدا میں ہیں۔"
(کشتیٔ نوح)
MIR ®
پیش کرتے ہیں:۔ آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ۔ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
YUBA
QUALITY FOOTWEAR
بانی پولیمرز کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :۔
۵۲۰۶۔ ۵۱۲۷۔ ۲۰۲۸۔ ۴۳